بچیوں کی تعلیم اور نصاب تعلیم

مولانا زاہد الراشدی صاحب

ہمارے ہاں دینی حلقوں میں عام طور پر یہ بحث رہتی ہے کہ لڑکیوں کی تعلیم کا نصاب کیا ہونا چاہیے اور بچیوں کے لیے مخصوص دینی مدارس میں طالبات کو کیا کچھ پڑھانا چاہیے؟ میں سمجھتا ہوں کہ اس سلسلہ میں ہمارے سامنے سب سے بڑا اور روشن اسوہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ذات گرامی ہے جو درس گاہ نبوی ﷺ کی سب سے کامیاب طالبہ اور امت کی سب سے بڑی معلّمہ تھیں ان کے علمی فضل وکمال کا یہ عالم ہے کہ ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ "نصف دین ان سے حاصل کیا جائے" یہ نصف اگر مقدار کے لحاظ سے نہ بھی ہو تو کیفیت کے لحاظ سے ضرور نصف دین ہے کہ چار دیواری کے اندر رسول ﷺ کی زندگی اور تعلیمات کا کم وبیش نوے فی صد حصہ انہی سے روایت ہے، وہ حدیث نبوی ﷺ کے پانچ بڑے راویوں میں سے ہیں بلکہ خواتین میں احادیث نبوی ﷺ کی سب سے بڑی راویہ ہیں۔ انھیں دور صحابہؓ کے ان سات بڑے مفتیوں میں شمار کیا جاتا ہے جو خلافت راشدہ کے دور میں فتویٰ دیا کرتے تھے۔ وہ فتویٰ بھی دیتی تھیں۔ دوسرے مفتیوں کے فتویٰ پر نقد کرتی تھیں اور اجتہاد کا حق پورے اعتماد کے ساتھ استعمال کرتی تھیں۔ وہ قرآن کریم کی مفسرہ تھیں اور احکام اسلام کی حکمت اور فلسفہ بیان کرنے میں امتیازی شان رکھتی تھیں حتیٰ کہ بعض محققین نے انہیں "علم اسرار دین" کی بانیہ قرار دیا ہے یعنی احکام شریعت کی حکمت وفلسفہ پر بیان کرنے میں پہل انھوں نے کی جس پر آگے چل کر امام غزالیؒ اور شاہ ولی اللہ دہلویؒ جیسے فضلاء نے عظیم الشان دینی فلسفہ کی بنیاد رکھ دی، وہ عرب قبائل کی روایات، تاریخ اور کلچر پر اس حد تک عبور رکھتی تھیں کہ لوگ اس سلسلہ میں ان سے راہنمائی حاصل کرتے تھے، انہیں عرب قبائل کے نسب ناموں سے بھی کماحقہ واقفیت حاصل تھی، سخن فہم اور سخن شناس تھیں اور عرب شعرا کے اشعار ان کی نوک زبان پر ہوتے تھے خود بھی ادب وفصاحت سے بہرہ ور تھیں اور انہیں اپنے دور کے بڑے خطباء میں شمار کیا جاتا تھا، علمی اور فقہی معاملات کے علاوہ عوامی مسائل پر بھی کھل کر رائے دیتی تھیں اور خلفاء راشدین تک بہت سے امور میں ان سے راہنمائی حاصل کرتے تھے حتیٰ کہ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کا ارشاد ہے کہ "ہم اصحاب رسول ﷺ کبھی کسی ایسی مشکل میں نہیں پھنسے جس کے بارے میں ہمیں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس سے راہنمائی نہ ملی ہو" اس کے علاوہ طب وعلاج پر بھی دسترس رکھتی تھیں اور ان کے سب سے بڑے شاگرد اور بھانجے حضرت عروہ زبیرؒ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے دور میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ طبی معلومات رکھنے والا کوئی نہیں دیکھا۔ ان کی مسند تدریس نصف صدی تک مدینہ منورہ میں آباد رہی اور سینکڑوں تشنگان علوم نے ان سے استفادہ کیا، صرف حدیث رسول ﷺ میں ان کے براہ راست شاگردوں کی تعداد دو سو سے زائد بیان کی جاتی ہے جن میں مرد اور عورتیں دونوں شامل ہیں، یہ سب

معلومات ان کے سیرت نگاروں نے مختلف کتابوں میں بیان کی ہیں اور اس سلسلے میں علامہ سید سلیمان ندویؒ نے "سیرت عائشہ" میں بیشتر معلومات کو جمع کر دیا ہے جس کا مطالعہ ہر دینی اور علمی ذوق رکھنے والی خاتون کو کرنا چاہیے، سوال یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ سب کچھ کہاں سے سیکھا تھا؟ وہ جب حرم نبوی ﷺ میں داخل ہوئیں تو ان کی عمر صرف نو برس تھی یہ عین حکمت و دانش کا تقاضا ہے کہ رسول ﷺ کے حرم میں ایک خاتون اس عمر میں آئیں جو سیکھنے اور تربیت حاصل کرنے کی عمر ہو اور وہ بیوی کی حیثیت رکھتی ہوں تاکہ کسی بات کے پوچھنے سمجھنے اور سیکھنے میں حجاب نہ ہو اور امت تک دین کا وہ حصہ بلا کم و کاست پہنچ سکے جو میاں، بیوی کے تعلقات اور گھر کی چار دیواری کے اندر کے حالات کے حوالہ سے ہے اور اس تعلیم و تربیت میں اور کسی کی آمیزش نہ ہو، اس اعزاز ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو حاصل ہوا اور انھوں نے امت کی سب سے پہلی اور سب سے بڑی معلمہ کی حیثیت سے خود کو اس کا اہل ثابت کر دکھایا وہ حرم نبوی ﷺ میں داخل ہوئیں تو نو برس کی تھیں اور رسول ﷺ کی وفات ہوئی تو وہ اٹھارہ انیس برس کے پیٹے میں تھیں، ظاہر بات ہے کہ انھوں نے ان علوم و کمالات کا بڑا حصہ رسول ﷺ کے گھر میں ہی حاصل کیا کیونکہ ان کی درسگاہ وہی تھی اور اسی چشمہ صافی سے انھوں نے سارا فیض پایا تھا، ان کے علمی کمالات پر ایک بار پھر نظر ڈال لیجئے وہ قرآن کریم کی بہت بڑی مفسرہ تھیں، حدیث رسول ﷺ کی ایک بڑی راویہ اور شارحہ تھیں، دینی مسائل و احکام کی حکمت و فلسفہ بیان کرنے والی دانشور تھیں، عرب قبائل کی روایات، کلچر، نسب ناموں اور تاریخ پر عبور رکھتی تھیں، انہیں ادب و شعر اور خطابت پر دسترس حاصل تھی وہ مجتہد درجے کی مفتیہ تھیں، عوامی مسائل پر رائے دینے والی راہنما تھیں اور طب و علاج کے بارے میں بھی ضروری معلومات سے بہرہ ور تھیں اور یہ سب کمالات انھوں نے درسگاہ نبوی ﷺ سے سیکھے تھے اس لیے میرے نزدیک تو عورتوں کے لیے درس گاہ نبوی ﷺ کا نصاب یہی ہے اور اس حوالہ سے امت مسلمہ میں بچیوں کی تعلیم و تربیت کے لیے سب سے بڑا اسوہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ذات گرامی ہے جن کو راہنما اور معیار بنائے بغیر ہم اپنی نئی نسل کی بچیوں کو دینی تعلم سے بہرہ ور کرنے کے تقاضے پورے نہیں کر سکیں گے۔

طالبات اور ان کی معلمات پورے اعتماد کے ساتھ حصول علم میں آگے بڑھیں، وہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور دیگر جلیل القدر صحابیات رضی اللہ عنہم کی زندگیوں اور علمی کارناموں کا مطالعہ کریں اور مغرب کے اس پراپیگنڈے سے قطعاً متاثر نہ ہوں کہ اسلام عورتوں کو علم حاصل کرنے سے روکتا ہے کیونکہ ہمارا شاندار ماضی اور تابناک تاریخ ہمارے سامنے ہے اور امت کی اولوالعزم خواتین کی خدمات اور کارنامے تاریخ کا روشن حصہ ہیں جن کا دنیا کی کوئی اور قوم مقابلہ نہیں کر سکتی لیکن اس کے لیے یہ ضروری ہے کہ یہ سب کچھ دینی احکام کے دائرہ میں رہ کر ہو اور شرعی قواعد و ضوابط کی پوری طرح پابندی کی جائے۔

□□□□□